کلوننگ اور اُس کا اسلامی نقطۂ نظر سے جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی

چیئر مین شعبہ قرآن وتفسیر وشعبہ افکار وتمدن اسلامی

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

آئے دن اخبارات وجرائد میں کلوننگ اور اس کے جدید ترین آلات ومشنریاں کا تذکرہ آتا رہتا ہے مگر اس بارے میں اسلامی احکامات سے لوگ ناآشنا ہے۔2005ء کو پشاور میں اسی عنوان کے متعلق فقہی سیمنار زیر نگرانی جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان منعقد ہوا تھا جس میں ڈاکٹر محمد باقر خاکوانی صاحب نے مقالہ پیش کیا تھا جو کہ گراں قدر علمی تحقیق پر مبنی ہے۔قارئین کے استفادہ کے لئے شامل اشاعت ہے............ادارہ

دنیا میں حصول علم کے دو معتبر ذرائع پائے جاتے ہیں۔(۱)وحی،(۲)عقل۔

علم کا ایسا ذریعہ جس میں خالق کائنات انسانی مخلوق میں سے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ بنی نوع انسان کو ترقی سے ہمکنار کرنے اور پرامن زندگی گزارنے کے لئے جو ہدایات بھیجتا ہے وہ وحی کہلاتی ہیں۔یہ ذریعہ تو آج سے تقریباً چودہ صدیاں قبل بند ہو چکا ہے لیکن اس کی تابدار روشنی بھی تک باقی ہے، اور قیامت تک باقی رہے گی جس کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان دنیا میں ترقی بھی کرسکتی ہے اور پرامن زندگی بھی گزار سکتی ہے۔

علم کا ایسا ذریعہ جو کسی ایک انسان یا چند انسانوں کے ذہنی تدبر غور وفکر یا مشاہدہ وتجربہ کا خلاصہ ہو عقلی ذریعہ کہلاتا ہے۔بلاشبہ انسانی عقل بھی خالق کائنات کا ایک عطیہ ہے لیکن وحی اور عقل انسانی میں واضح فرق یہ ہے کہ وحی خالق کائنات کا بنی نوع انسان سے باقاعدہ خطاب ہے اور اُس کے صحیح اور حق ہونے کا دعویٰ خود خالق نے کیا ہے۔

اس کے برعکس عقل اُس خالق کا بنی نوع انسان کو ایک خاص عطیہ ہے جس کے ذریعہ وہ علم حاصل کرتا ہے لیکن اُس ذریعہ کے سچے اور حق ہونے کے بارے میں کوئی ٹھوس ثبوت یا واضح دلائل ہمیں نہیں ملتے جس طرح وارد ہے:

ایتونی بکتاب من قبل هذا أو اثره من العلم . (الا حقاف : ۳)

''اس سے پہلے کوئی کتاب یا کوئی علم ہے جو نقل کیا جاتا ہو، میرے پاس لاؤ''

پھر عقل کے ذریعہ حاصل کردہ علم کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔اگر اُس کا تعلق صرف تجربہ اور مشاہدہ سے ہے تو وہ سائنس کہلاتا ہے۔اور اگر وہ صرف ذہنی غور وفکر اور تدبر کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہو تو وہ فلسفہ کہلاتا ہے۔درج ذیل نقشہ سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔

حصول علم کے ذرائع:

وحی | عقل

تجربہ ومشاہدہ کے ذریعہ (سائنس) | صرف غور وفکر اور تدبر کے ذریعہ (فلسفہ)

سائنس کی تعریف:

سائنس عقلی علوم کی وہ شاخ ہے جس میں ایک یا چند انسان مل کر اپنے تجربات یا مشاہدات کی بنیاد پر معلومات لوگوں کے سامنے رکھتے ہیں اور پھر ان معلومات کو تجربات کی بنیاد پر ثابت کرے لوگوں کو دکھا دیتے ہیں۔

گویا کہ سائنس کا دائرہ بہت محدود ہے اور وہ تجربات ومشاہدات سے باہر قدم نہیں رکھ سکتی۔ مثلاً نیوٹن ایک سائنسدان تھا وہ ایک آم کے باغ میں لیٹا ہوا تھا اُس نے دیکھا کہ اگر درخت سے آم ٹوٹتا ہے تو نیچے زمین پر آ گرتا ہے۔ اُس نے اس پر غور وفکر کیا کہ یہ آم زمین پر کیوں گرتا ہے اوپر آسمان کی طرف کیوں نہیں جاتا تو اس غور وتدبر کی وجہ سے زمین میں کششِ ثقل کا نظریہ ایجاد کیا جو بعد میں قانون بن گیا۔

سائنسی میدان میں جب کوئی شخص اپنی غور وتدبر کا خلاصہ پیش کرتا ہے تو اُسے مفروضہ کا نام دیتے ہیں۔ اُس مفروضہ پر کئی لوگ بیک وقت کام شروع کر دیتے ہیں اور اگر وہ مفروضہ صحیح ہو اور کئی لوگ اُس کو حقیقت مان لیں تو اُسے ایک نظریہ کا نام دیا جاتا ہے۔

اب اس نظریہ پر تمام اہل علم کام شروع کر دیتے ہیں اور اگر وہ تمام اس نظریہ پر متفق ہو جائیں تو وہ قانون بن جاتا ہے اور سائنسدانوں کی نظر میں قانون ناقابل تبدیلی ہوتا ہے۔ گویا کہ اس عقلی ذریعہ سے حاصل ہونے والا علم تین مراحل مفروضہ، نظریہ اور قانون سے گزر کر ایک علمی حیثیت بنتا ہے۔

فلسفہ کی تعریف:

فلسفہ عقلی علوم کی دوسری شاخ کا نام ہے۔ یہ وہ علم ہے جس میں صرف غور وتدبر اور سوچ بچار کے ذریعہ کسی مسئلہ کا حل دریافت کیا جاتا ہے اس میں مشاہدہ اور تجربہ بھی آسکتا ہے لیکن اگر ایک مسئلہ مشاہدہ یا تجربہ کے دائرہ میں نہ آتا ہو تو سائنس کی طرح فلسفہ اُسے ترک نہیں کر دیتا بلکہ اُس کے بارے میں بھی کوئی نہ کوئی رائے یا اُس کا کوئی حل تلاش کرتا ہے۔

مگر یہ مسئلہ صرف فلسفہ علم سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلامی فلسفے کی حیثیت فلسفہ عقلی، علوم عقلی جداگانہ ہے۔ البتہ فلسفہ عقلی مشکل سے مشکل مسئلے کی حل تلاش کرتی ہے۔

جیسا ایک آدمی تیار کرنا کہ دیکھنے والا دونوں میں ذرہ برابر فرق نہ محسوس کر سکے کلوننگ کہلاتا ہے۔ اب دوسرا آدمی جو بالکل زید کی مثل ہے کلونل انسان کہلائے گا کیونکہ وہ پہلے انسان کی فوٹو کاپی ہے۔

انسان کی تخلیق:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے پانچ مراحل گنوائے ہیں:

۱۔طین(مٹی) ۲۔نطفہ ۳۔علقہ ۴۔مضغہ ۵۔بچہ کی پیدائش

ارشاد باری ہے:

ولقد خلقنا الانسان من سللة من طين ثم جعلنه نطفة فی قرار مكين .ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما ثم انشانه خلقا آخر .(المومنون: ۱۲. ۱۳. ۱۴)

’’یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر اُسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ پر قرار دے دیا۔ پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنایا پھر اُس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا پھر دوسری بناوٹ میں اُس کو پیدا کر دیا‘‘۔

اللہ تعالیٰ نے مٹی کو نطفہ میں ڈالنے کا طریقہ یہ اختیار کیا کہ مرد اور عورت یا نر و مادہ کے ملاپ سے یعنی دونوں نطفوں کے ملنے سے ایک باڈی سیل جسے ہم خلیہ یا سالمہ کا نام دیتے ہیں، معرض وجود میں آتا ہے۔ ایک انسان بیک وقت اربوں کھربوں خلیوں کا مجموعہ ہوتا ہے اُس کا ہر عضو لاتعداد خلیوں سے مل کر بنتا ہے۔ اگر خلیہ کا مطالعہ کیا جائے تو ہر خلیہ کے درمیان میں ایک نیوکلیس یعنی خلیہ کا مرکز بنیادی مواد ہوتا ہے اسے ڈی این اے (DNA) بھی کہتے ہیں۔

اس مواد میں تولیدی مادہ، پروٹین اور اُس انسان کی جسمانی ساخت کا خلاصہ موجود ہوتا ہے۔ اس بنیادی مواد کو جسے (DNA) ڈی این اے کہتے ہیں اگر دقیق آلات کی مدد سے اُس خلیہ سے نکال لیا جائے تو اُس میں چھیالیس باریک ترین ذرات برآمد ہوتے ہیں جنہیں کروموسوم کا نام دیا جاتا ہے۔ ان تمام کروموسوم میں اُس انسان کی عادات، خصائل، حافظہ، شکل وصورت وغیرہ مخفی ہوتی ہے۔ اس کو اس تصویر سے واضح کیا جا رہا ہے۔ (تصویر نمبر ۱)

یہ تصویر ایک خلیہ یا سالمہ جسے انگریزی میں باڈی سیل (Body Cell) کہتے ہیں کی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

1۔ یہ ایک مکمل خلیہ یا سالمہ ہے ایک انسان کے اندر لاتعداد خلیہ ہوتے ہیں اگر بدن کے کسی حصہ گوشت کا چھوٹا سا حصہ ایک نقطہ جتنا علیحدہ کر لیا جائے تو اس کے اندر لاکھوں مکمل خلیہ ہوتے ہیں، ہر خلیہ کا ایک مرکز ہوتا ہے جسے نیوکلیس (Nucleus) کہتے ہیں۔ اس تصویر کے درمیان میں مرکز نظر آرہا ہے۔ اس مرکز میں ہر انسان کا مادہ تولیدی، پروٹین، جنین اور تمام شکل وصورت اور عادات کا خلاصہ ہوتا ہے اس مرکز کو ڈی این اے (DNA) بھی کہتے ہیں۔

2۔ اگر ایک خلیہ کے مرکز یا مرکزی مواد (DNA) ڈی دین اے کو سائنسی تجربات کے ذریعہ علیحدہ کیا جائے تو اُس میں سے

چھیالیس کروموسوم اس شکل کے برآمد ہوتے ہیں۔ یہ لمبی ٹیڑھی لکیر ایک کروموسوم کی ہے۔

3۔ ہر کروموسوم کے درمیان مختصر نقطہ ہوتے ہیں جنہیں جنین کہا جاتا ہے۔ یہ نقطہ کسی انسان کی عادات، شکل وصورت اور صحت وبیماری کو ظاہر کرتے ہیں۔

4۔ ہر کروموسوم میں اس کے علاوہ پروٹین یعنی مزید طاقتور مادہ بھی پائے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہے کہ دونوں کے نطفہ میں آدھے آدھے کروموسوم ڈال دیئے یعنی تیئس کروموسوم مادہ کے بیضہ میں ہوتے ہیں اور تیئس کروموسوم نر کے نطفہ میں ہوتے ہیں اور ان دونوں کے ملنے سے ایک باڈی سیل یعنی خلیہ عورت کے رحم میں داخل ہوکر خوراک حاصل کرکے ہزاروں خلیوں میں تبدیل ہوکر ایک خون کا لوتھڑا، علقہ بن جاتا ہے پھر یہ علقہ ماں کے پیٹ سے خوراک حاصل کرکے ایک سو بیس دن میں گوشت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا مضغہ بن جاتا ہے اور یہ بڑھنا شروع ہوتا ہے اور جیتے جاگتے بچہ کی صورت میں ماں کے پیٹ سے نکل آتا ہے۔

تقریباً یہی صورت تمام حیوانات میں وقت کی کمی بیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر کسی جانور کے خلیہ میں کروموسوم جفت نہ ہوں تو اُس کی نسل کشی نہیں ہوسکتی یہی وجہ ہے کہ خچر میں ترپین کروموسوم ہوتے ہیں۔ قدرتی طریقے کو اس تصویر کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔

(تصویر نمبر 2)

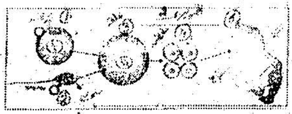

یہ تصویر بچہ کے پیدا ہونے کے قدرتی نظام کی ہے جس میں مرد اور عورت کے جنسی ملاپ کے بعد اللہ تعالیٰ بچہ پیدا ہونے تک کے مراحل بیان کرتے ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ یہ عورت کا مادہ منویہ ہے جسے بیضہ یا انڈہ (Egg) کہتے ہیں اسے انگلش میں اووم (Ovum) بھی کہتے ہیں۔
اس تصویر کے اندر گول دائرہ میں ایک ٹیڑھی لکیر ہے۔ یہ لکیر کروموسوم کو ظاہر کررہی ہے یعنی اس بیضہ میں تیئس کروموسوم ہیں۔

2۔ ایک مرد کا منویہ ہے جسے انگلش میں سپرم (Sperm) کہتے ہیں اس کے اندر بھی گول دائرہ ہے اور اُس میں بھی ایک ٹیڑھی لکیر ہے جو کروموسوم کو ظاہر کررہی ہے گویا کہ آدھے کروموسوم اس میں ہیں یعنی تیئس۔

3۔ یہ عورت کے بیضہ کی دوسری حالت ہے جب اُس میں مرد کا منویہ داخل ہوگیا اور قرار پاگیا ہے۔ اب اس تصویر کے اندر گول دائرہ میں دو ٹیڑھی لکیریں ہیں۔ گویا کہ اب اس بیضہ میں چھیالیس کروموسوم والا ایک انسانی خلیہ مکمل ہوگیا اور اب یہ قرآنی اصطلاح میں علقہ بن گیا ہے۔

4۔ اس تصویر میں چھوٹے چھوٹے چار دائرہ دراصل اب بچہ کی تخلیق کے آخری مرحلہ مضغہ کو ظاہر کررہے ہیں۔ اب رحم مادر میں بچہ علقہ سے ترقی کرکے مضغہ بن چکا ہے۔

5۔ اس تصویر میں بچہ پوری صورت واعضا کے ساتھ ماں کے پیٹ میں تشکیل پا چکا ہے۔

انسانی کلوننگ کیا ہے؟

کلوننگ کے معنی سابقہ اوراق میں بیان کئے گئے ہیں۔دورِ حاضر میں جو کلوننگ کا ایک ہنگامہ برپا ہے اس سے مراد تین قسم کی کلوننگ ہیں۔ ایک کلوننگ کے ذریعہ ماں کے پیٹ میں موجود نطفہ جو کچھ مدت میں ہزاروں خلیہ بنا چکتا ہے چند خلیوں کو برقی توانائی دے کر تین یا چار خلیوں میں تقسیم کر کے دوبارہ ماں کے پیٹ میں رکھ کر بالکل ایک ہی شکل وصورت اور یکساں عادات کے حامل تین یا چار بچوں کو پیدا کر دینا ہے۔اس کو اس تصویر کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔(تصویر نمبر3)

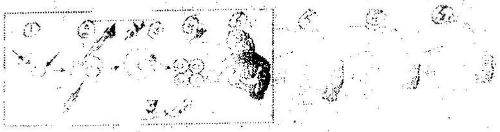

یہ تصویر ایمبر یو کلوننگ کی ہے جس میں ایک ماں کے رحم میں موجود بیضہ ہے جس میں نطفہ قرار پا چکا ہوتا ہے اور علقہ بن چکا ہوتا ہے اُس علقہ سے جس میں بے شمار خلیہ پیدا ہو چکے ہوتے ہیں چند خلیہ نکال کر اُن کو برقی طاقت کے ذریعہ مزید بیضوں کی صورت دے کر علقہ بنا کر دوبارہ اُسی رحم میں رکھ دیا جاتا ہے۔جس سے ایک صورت اور ایک عادات کے تین یا چار جڑواں بچہ پیدا ہو جاتے ہیں۔اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ رحم میں سے بیضہ کے اندر سے خلیہ نکالا جا رہا ہے۔

2۔ اُس خلیہ کو دوبارہ علقہ بنا کر بیضہ میں رکھا جا رہا ہے۔

3۔ اب اس بیضہ میں چار علقہ ہیں۔

4۔ اب یہ علقہ مغضہ بن چکا ہے۔

5۔ اب مغضہ سے جڑواں بن چکے ہیں۔

دوسری قسم یہ ہے کہ جس میں عورت کے نطفہ جس کو بیضہ کہتے ہیں جس میں تئیس کروموسوم ہوتے ہیں اُس بیضہ سے ان کروموسوم کو نکال کر بیضہ بالکل خالی کر دیا جاتا ہے اور اُس میں جس انسان کی مثل فوٹو کاپی تیار کرنا ہو چاہے وہ مرد ہو یا عورت اُس کا مکمل خلیہ جس میں چھیالیس کروموسوم ہوتے ہیں، آلات کی مدد سے اس خلیہ کو اُس بیضہ میں رکھ کر اسے ماں کے پیٹ میں رکھ دیتے ہیں۔وہ خلیہ پھر باقی تمام علقہ ومضغہ کے مراحل رحم مادر میں طے کر کے ایک ایسے انسان کی صورت میں بچہ بن کر نکلتا ہے کہ اُس کے عادات شکل وصورت ہو بہو اور مکمل اُس انسان چاہے وہ مرد ہو یا عورت کی طرح ہوتے ہیں جس کا خلیہ اُس بیضہ میں رکھا جاتا ہے۔اس طرح ایک انسان کی فوٹو کاپی تیار کی جا سکتی ہے۔اس کو اس تصویر سے واضح کیا گیا ہے۔

(تصویر نمبر 4)

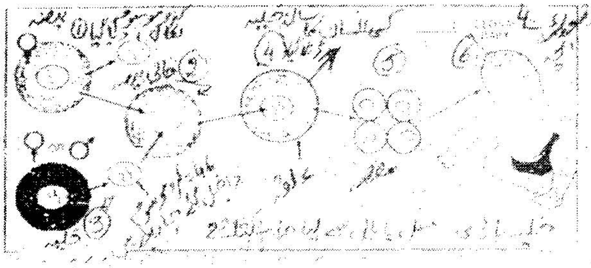

یہ تصویر تولیدی کلوننگ کو ظاہر کرتی ہے جس میں مرد اور عورت کے جنسی ملاپ کے بغیر کسی مرد یا عورت کی فوٹو کاپی بچہ پیدا ہوتا ہے اور اگر اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

1۔ عورت کا بیضہ ہے جس کے اندر ٹیڑھی لکیر آدھے خلیہ یعنی تیئس کروموسوم کو ظاہر کر رہی ہے۔اس نصف خلیہ کو برقی طاقت سے یہاں سے نکال لیا جاتا ہے۔

2۔ یہ عورت کا بیضہ ہے جو اب کروموسوم نکال کر خالی ہو چکا ہے اب اس میں کسی مرد یا عورت کا مکمل خلیہ ڈالا جاسکتا ہے تاکہ پیدا ہونے والا بچہ ہو بہو اُس کی نقل یا فوٹو کاپی ہو۔

3۔ یہ ایک مکمل خلیہ یا سالمہ ہے جس میں گول دائرہ میں دو ٹیڑھی لکیریں چھیالیس کروموسوم کو ظاہر کر رہی ہیں۔اس خلیہ میں سے اس مرکز (Nucleus) کو سائنسی تجربات کے ذریعہ نکال کر علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور عورت کے خالی بیضہ میں جس شخص نے بچہ تیار کرانا ہے یا جس شخص کی پیدائش مطلوب ہو اُس کا مکمل خلیہ ڈال دیا جاتا ہے۔اس تصویر میں وہ خلیہ نکال کر بیضہ میں ڈالا جارہا ہے اور اب وہ علقہ بن جائے گا۔

4۔ اب یہ علقہ بن چکا ہے اور مزید مراحل ماں کے رحم میں طے کر رہا ہے۔

5۔ اب یہ مضغہ بن چکا ہے۔

6۔ اب یہ کلونل بچہ ماں کے رحم میں تیار ہو چکا ہے جو سالمہ والے شخص کی ہو بہو کاپی ہوگا۔

تیسری قسم کے ذریعہ بیمار انسانوں کا علاج کیا جاتا ہے اور اُس کا طریقہ یہ ہے کہ بیمار انسان کے ہر خلیہ کے کروموسوم میں مزید چھوٹے چھوٹے ذرات جنہیں جنین کہتے ہیں ہوتے ہیں۔یہ ذرات ایک انسان کی صحت بیماری اور طبیعت کی نشاندہی کرتے ہیں۔اس قسم میں بیمار انسان کے جنین کو نکال کر اُن کی جگہ صحت مند انسانوں کے جنین ڈال دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ انسان صحت مند ہو جاتا ہے۔ اس کو اس تصویر سے واضح کیا گیا ہے۔(تصویر نمبر 5)

یہ تصویر بائیومیڈیکل کلوننگ کی ہے جس میں مختلف مریضوں کی بیماریوں کا علاج کلوننگ کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔تصویر کی تفصیل حسب ذیل ہے:1۔ یہ ایک مریض کے سالمہ یا خلیہ میں سے سائنسی عمل کے ذریعہ کروموسوم کو علیحدہ کر کے اُس کا مطالعہ کیا جارہا ہے کہ اس میں صحت مند جنین کتنے ہیں اور بیمار جنین کتنے ہیں۔کیونکہ کسی انسان کی بیماری کی وجہ اُس کے بنیادی سالمہ کے کروموسوم کے جنین کی خرابی ہوتی ہے۔2۔ اس حصہ میں بیمار جنین کی نشاندہی ہوگئی ہے ان کو نشان زدہ کردیا گیا ہے اور صحت مند جنین بھی واضح ہوگئے ہیں۔3۔ اس میں برقی طاقت کے ذریعہ بیمار جنین کو نکال دیا گیا۔اب ان کی جگہ کسی صحت مند انسان کے جنین ان کے اندر نصب کر کے اس کروموسوم کو مکمل کردیا جائے گا اور پھر اُسے خلیہ کے مرکز میں نصب کر کے اُس مریض کے اندر دوبارہ رکھ دیئے جاتے ہیں اس طرح مریض صحت یاب ہوجاتے ہیں۔ان تینوں اقسام کے نام بالترتیب درج ذیل ہیں۔

۱۔ ایمبریو کلوننگ (Empryo Cloning) ۲۔ تولیدی کلوننگ(D.N.A Cloning)

۳۔ بائیومیڈیکل کلوننگ (Bio Medical Cloning)

کلوننگ کی تاریخ:

کلوننگ کی ابتداء 1952ء میں ہوئی جب حیاتیاتی سائنسدانوں نے پہلا تجربہ مینڈک پر کیا اور ایک حاملہ مینڈک کے مضغہ میں کسی اور مینڈک کا خلیہ رکھ کر اس کا کلون بچہ نکال لیا۔پھر یہ تجربات چلتے رہے حتیٰ کہ 1986ء میں ان تجربات میں وسعت پیدا ہوئی اور مختلف جانوروں مثلاً بھیڑ، گائے، چوہے اور خنزیر وغیرہ پر تجربات ہونے لگے 1997ء میں جاپان کے سائنسدانوں نے کلوننگ کے ذریعہ ایک بھیڑ پیدا کی جس کا نام ڈولی رکھا گیا۔1998ء میں مختلف علاقوں میں چوہے پر تجربات کر کے پچاس کے قریب چوہے کلوننگ کے ذریعہ پیدا کئے گئے اور وہ کافی مدت تک زندہ رہے۔2000ء میں خنزیر اور بکری کی کلوننگ کی گئی اور 27 دسمبر 2002 میں امریکی ریاست فلوریڈا میں ایک پریس کانفرنس میں وہاں کے ایک عیسائی مذہبی فرقہ کے پیشوا نے پریس کانفرنس میں ایک بچی کی خبر پیش کی اور کہا کہ یہ بچی جس کا نام حوا رکھا گیا کلوننگ کے ذریعہ پیدا کی گئی ہے اور اب مزید بچے بھی اس ذریعے سے پیدا ہوں گے۔لیکن اس پریس کانفرنس میں وہ بچی پیش نہیں کی گئی اور نہ اُس کے بعد اس کا کہیں ذکر آیا۔اس لئے اغلب گمان یہ ہے کہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اس فرقہ کے بانی نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوگا۔ان تمام مراحل سے ہٹ کر یورپ میں اب کلوننگ کے ذریعہ انسان کی پیدائش کا مسئلہ زبان زد عام ہوچکا ہے اور بے شمار جوڑے اس بات کے خواہش مند ہیں کہ ان کو اس ذریعہ سے بچہ پیدا کر کے دیا جائے۔انسانی کلوننگ کے ذریعہ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک مردہ انسان کی شکل اور خصوصیات کا حامل انسان اُسی کے خلیوں میں سے پیدا کیا جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ مردہ انسان کا خلیہ جب تک اس میں گرمی ہے نکال کر اس کو تولیدی کلوننگ کے مراحل سے گزار کر اُس مردہ کی کاپی تیار کرلی جائے۔اس ذریعہ سے والدین اپنے فوت شدہ بچے اور اولاد اپنے فوت شدہ والدین کی فوٹو کاپیاں بھی تیار کرا سکتے ہیں۔یورپ میں اس وقت یہ رجحان بہت زور پکڑ رہا ہے اور اکثر جوڑے اپنے فوت شدہ بچوں کی کلوننگ کے لئے لاکھوں ڈالر بھی دینے کو تیار ہیں۔